نوائے وقت کا سپورٹس رپورٹر لکھتا ہے کہ پنجاب یونیورسٹی انٹر کالجیئیٹ ہاکی چیمپئن شپ برائے خواتین کا انعقاد ہو رہا ہے۔ ۱۱ کالجوں کی ٹیمیں شرکت کریں گی۔ مستیاں جھٹے کو تو ان " (نوائے وقت لاہور۔ ۱۱ رجنوری ص ۳، کالم ۵)۔

نمونتہً یہ چند مجمل خبریں اس شہادت میں لائی گئی ہیں کہ لادینیت کے چمنستان میں تیزی سے گل کھلائے جارہے ہیں۔

آٹھویں ترمیم کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ یہ بدنما داغ ہے۔

یہ ترمیم دوسرے پہلوؤں کے علاوہ کچھ ایسے دینی پہلو رکھتی ہے کہ لادینیت کی پیش قدمی میں وہ رکاوٹ بنتے ہیں۔ دوسرے وزیراعظم کو سابق دور (۱۹۷۰ تا ۱۹۷۷ء) کے مطابق ہمہ مقتدر ہو کر بلا روک ٹوک فسطائی اقدامات کرنے میں بھی آٹھویں ترمیم رکاوٹ ہے۔

پس آٹھویں ترمیم کے خلاف بھی سیاسی انجن میں زیادہ اسٹیم لادینیت ہی کی بھری ہوئی ہے ماضیٔ قریب کی تاریخ کو وقت کے حکمران اگر بھلا بیٹھے ہوں تو ہم ان کو یاد کرادیں کہ اس ترمیم کا وہ پہلو جو صدر اور وزیراعظم کے اختیارات میں توازن پیدا کرنے والا ہے وہ اس وقت کے اسلامی اتحاد کے عین مطالبے کے مطابق نمودار ہوا تھا۔ اس وقت یہ محسوس کیا گیا کہ ہلی مینڈیٹ اور (BRUTAL) اکثریت کی طاقت کے بل پر جب وزیراعظم کی واحد شخصیت میں کلی اختیارات سمٹ آئیں تو نوبت اس قاتلانہ فسطائیت تک جا پہنچتی ہے جس کا تجربہ معاشرے کو ہو چکا ہے۔ اسی طرح مذہبی پہلو کی ترامیم جو آٹھویں ترمیم میں جمع ہیں وہ نظامِ مصطفٰے کے لیے اٹھنے والے پُرزور مطالبے کے دباؤ کا نتیجہ ہیں۔

یہ عجیب صورت ہے کہ پہلے ایک فسطائی حرکت بلوچستان اسمبلی کو توڑنے کی کی گئی اور پھر اس کا حل نکالنے کے لیے اس سودا بازی کا سلسلہ شروع کر دیا گیا کہ دوسری طرف سے اگر آٹھویں ترمیم ختم کرنے (پیکیج ڈیل) میں ہمارا ساتھ دیا جائے تو بلوچستان کا مسئلہ ٹھیک ہو جائے گا۔ یعنی ایک فسطائی اقدام کے اثر سے بچنے کے لیے زیادہ وسیع فسطائی اقدام کرنے والی پاور ڈے دو۔

مولانا فضل الرحمن (جو بہت ... معاملات میں سیاسی کمپرومائز کر لیتے ہیں) تک نے یہ فرمایا ہے کہ " اس ترمیم سے بہت سے شرعی اور سیاسی مسائل وابستہ ہیں " ۔ " ہم ضیاء الحق کے اسلامی اقدامات کے مخالف نہیں تھے، ہمیں اختلاف صرف اتنا تھا کہ ان اقدامات پر عمل نہیں کیا گیا " (روزنامہ جسارت کراچی - ۲ جنوری) [1]

مولانا وصی مظہر صاحب کا بڑا تفصیلی تجزیہ کارانہ مضمون اچھی طرح شائع ہو چکا ہے۔ صلاح الدین صاحب بہت خوبی سے ترمیم کے نقطہ بہ نقطہ اور شوشہ بہ شوشہ مقاصد کو سامنے لا چکے ہیں۔

بات تفصیل سے کی جائے تو بہت لمبی ہوگی۔ مختصر قصہ یہ ہے کہ حسب ذیل امور کا تعلق آٹھویں ترمیم سے ہے۔

۱ ۔ دستور ۱۹۷۳ء کی بحالی کا فرمان (۱۹۸۵ء)

۲ ۔ قرارداد مقاصد کو تنفیذی حیثیت دینے کا فیصلہ۔

۳ ۔ پارلیمنٹ کے بجائے مجلس شوریٰ کے لفظ کا استعمال۔

۴ ۔ حکومت کے رہنما اصولوں میں عشر کی وصولی کے نظام کی شمولیت۔

۵ ۔ قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے سابق فیصلے میں مزید استحکام۔

۶ ۔ غیر مسلموں کے لیے جداگانہ انتخاب کے طریقے کا نفاذ (مطابق نظریۂ پاکستان)

۷ ۔ پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلیوں کی رکنیت کے لیے متعدد دینی و اخلاقی اوصاف کو لازم قرار دیا جانا۔ (حالیہ انتخابات میں یہ دستوری فیصلہ معطل رہا)۔

۸ ۔ عدالتوں سے اسلامی احکام و حدود (مطابق بہ قرآن و سنت) کے تحت فیصلے حاصل کرنے کا حق۔

۹ ۔ سپریم کورٹ میں شریعت بنچ کا قیام۔

۱۰ ۔ وفاقی عدالت اور شریعت بنچوں میں ججوں کے ساتھ مستند و معتمد علماء کی شمولیت۔

---

[1] مولانا فضل الرحمن صاحب ہی کا بیان ہے کہ ۱۹۷۳ء کا آئین متفقہ نہیں بلکہ پارلیمانی نظام کے لیے مستقل خطرہ ہے (جنگ ۱۶ جنوری - ص ۱، کالم ۳)۔

۱۱۔ اسلامی نظریاتی کونسل کے ارکان کی تعداد میں اضافہ، اور کسی عالم کو اس کا صدر بنانے کی گنجائش۔

۱۲۔ صدر کے انتخابی ادارے میں توسیع۔

۱۳۔ صدر کے اختیارات میں اضافہ۔

۱۴۔ جمہوری نظریہ نظر سے متعدد قابلِ تعریف اصلاحات۔

(مضمون مولانا وصی مظہر ندوی۔ تکبیر کراچی۔ ۱۹ جنوری۔ ص ۳۵ تا ۴۲)۔

اب ان اجمالی نکات کو پڑھ کر اندازہ کیجیے کہ آٹھویں ترمیم کو اڑانے کا مقصد کیا ہے۔ جس کے لیے کہا گیا ہے کہ ہم آرام سے نہیں بیٹھیں گے۔ مقصد اول یہ ہے کہ اسٹیٹ پوری طرح لادینی بنائی جا سکے۔ مقصد دوم یہ کہ پیپلز پارٹی اور اس کی محترمہ وزیر اعظم ہمہ مقتدر بن کر تمام قوانین و ضوابط کے پرخچے اڑاتی ہوئی جو چاہیں کریں، کوئی پوچھنے روکنے والا نہ ہو۔ بھارت کے متعلق، روس کے متعلق، اپنی فوج کے متعلق اور مجرموں اور غنڈوں کے متعلق ہماری جس طرح کی پالیسی اب ہے، اس کی روشنی میں اندازہ کیجیے کہ "ہمہ مقتدر" ہونے کے بعد کیا کچھ نہیں ہو سکتا۔

اِن گذارشات سے یہ واضح کرنا مطلوب ہے کہ لادینیت کی آخری چوٹی سر کرنے کے لیے آٹھویں ترمیم کی رکاوٹ کو دُور کرنا ضروری ہے [۱]۔

بحث اتنی پھیل گئی ہے کہ میں مجبوراً دو ایک موضوعات کے جمع شدہ مواد کو درکنار رکھ کر چند سطور تحریر میں لاتا ہوں۔ یہ تو آپ کو معلوم ہے ہی کہ مسئلہ جہاد افغانستان کے بارے میں کیا کیا سازشیں ہو رہی ہیں۔ جنیوا معاہدے میں ذرا سی ایک کوتاہی (بدورِ جنیو) ہو گئی جس نے سابق صدر پاکستان کو

---

[۱] آٹھویں ترمیم کے متعلق بعد از تحریر یہ بیان سامنے آیا کہ مسلم لیگ آٹھویں ترمیم کو دستور میں رکھنے کی حمایت نہیں کرے گی۔ (نوائے وقت۔ ۱۶ جنوری۔ ص ا کالم ۱ ۲)۔ خدا نہ کرے کہ لادینیت پسندی کے رجحانات دونوں کا تادورہ اس حد تک ملا دیں۔

شدید مضطرب کر دیا اور اسی کے نتیجے میں ۲۹ رمئی والا ناخوشگوار واقعہ پیش آیا۔

بُنیادی طور پر تمام لادینی قوتوں کا مشترکہ ہدف یہ رہا ہے کہ افغانستان میں خالص اور مکمل اسلامی حکومت (وہی فنڈامنٹل ازم والی) نہ بننے پائے۔ امریکہ اور یورپی حلقوں کی طرف سے اس سلسلے میں مصر، سوڈان، الجزائر، الجیریا میں خاصے مؤثر تجربات ہو چکے ہیں۔ اور انڈونیشیا میں تو گویا حتمی کامیابی کی چوٹی پر جھنڈا گاڑنے میں ذرا ہی سی کسر ہے۔ اِن سارے ممالک میں عیسائی مشنری قوتوں نے باقاعدہ حروب وصلیبہ کے جذبے سے ہر قسم کے طریقوں سے مہم چلا رکھی ہے۔ جس کا بڑا ہدف یہ ہے کہ عیسائی آبادی کو بذریعہ تناسل بھی اور بذریعہ باہر سے درآمد کے بھی اور بذریعہ پس ماندہ اور بت پرست قوموں میں تبلیغ کر کے بھی اتنا بڑھایا جائے کہ وہ چند سال (۵، ۱۰ یا ۲۰) میں اکثریتی مقام پر آجائیں۔ ورنہ کم از کم ایک بھاری اقلیت کی حیثیت سے اسلامی نظام کو برپا نہ ہونے دیں۔ اس مہم میں ان کو باہر سے سرمایہ، پروپیگنڈا، تعلیم وصحت کے ادارات، نوجوان کو خریدنے کے لیے زرِ ثمن اور آخری ضرورت کے لیے اسلحہ فراہم کیا جا رہا ہے۔ نیز مسلمان ممالک کو قرضوں اور اسلحہ کی امداد کی زنجیروں میں جکڑ کر ان کے درمیان ایک طرف اپنے سفارتی اور سازشی اکابر کو کارِ خفیہ اور کارِ علانیہ کے لیے بھیجا جاتا ہے۔ دوسری طرف عیسائی مشنریوں اور ان کے اداروں کے اور عیسائیوں کے لیے حقوق کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں ہر اسلامی اقدام پر عیسائی ہنگامہ آرائی کرتے ہیں، بیرونی پریس اسے اُچھالتا ہے۔ اور سپر پاور آنکھیں دکھاتی ہیں اور ہمارے بادشاہ اور امیر اور وزیر دل مسوس کر رہ جاتے ہیں۔ بلکہ اکثر کا دل ہی چند سال میں ہوا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ جن ممالک کو میں نے گنا ہے ان میں سے احیائے اسلام اور نفاذِ شریعت کی تحریکیں اس طرح بے رحمی سے کچلی جاتی ہیں گویا وہ مجرموں اور غنڈوں کے گروہ ہوں۔ کسی کی مجال نہیں کہ ذاتی اور گھریلو اور سہمی سہمی سی اسلامیت سے آگے بڑھ کر اجتماعی سیاست کی بات کرے۔

اب اس پس منظر کو ذہن میں رکھیے اور پھر میری بار بار کی کہی ہوئی اس بات کو تازہ کر لیجیے کہ ایشیا کی اس چھوٹی سی پٹی پر جس میں ایران، افغانستان اور پاکستان واقع ہے، اتنی کڑی نظر رکھی جارہی ہے اور اتنی زیادہ اور علانیہ مداخلتیں کی جارہی ہیں کہ آدمی کی سمجھ میں آتا ہے کہ عساکرِ شیاطین انسانوں کو کوئی کام کس طرح کرتے ہوں گے مغرب، ایران کے واقعہ کے بعد اس حال میں ہے کہ دُودھ کا جلا، چھاچھ بھی پھونک پھونک کے پیتا ہے۔ ایران تو گیا۔ اب وہ دیکھتے ہیں کہ فنڈامنٹلزم (اُصولی اسلام) کا دوسرا "حادثہ" افغانستان میں ہونے والا

ہے۔ یہ ہو جائے تو پاکستان کو بھی اس سے بچانا ممکن نہیں ہے۔ بدیں سبب جنیوا معاہدے کے بعد تو ذرا کم، اور ضیاء الحق شہید کے رخصت ہونے کے بعد امریکہ، روس، بھارت اور ضمناً یہودی سب اچھل اچھل کر خوشی منا رہے ہیں کہ اب خطرہ ٹل گیا۔ خصوصاً یہاں ان کی پسند کی جو نئی حکومت قائم ہوئی ہے اس کی وجہ سے وہ مقامِ یقین تک پہنچ چکے ہیں۔ ان کے ساتھ پاکستان کے تمام لادینیت پسند اور سوشلسٹ اور مفاد پرست اور بیشتر غیر مسلم بھی شامل ہیں کہ افغانستان اور پاکستان سے اسلامیت کا خطرہ ٹل جائے۔

اب یہاں آکر دو راستے بن گئے ہیں:

ایک یہ کہ متذکرہ قوتیں یہ چاہتی ہیں کہ افغانستان میں ایک وسیع البنیاد حکومت قائم ہو، جس میں کابل گورنمنٹ کے اکابر بھی شریک ہوں، کمیونسٹ بھی ہوں اور مجاہدین سے غداری کرنے والے پٹھان بھی۔ ایسی صورت میں اسلامیت کے خطرے کا پوری طرح سدباب ہو جاتا ہے۔[1]

دوسرا راستہ یہ ہے کہ مجاہدین ایک عبوری حکومت قائم کریں اور وہ پھر چند ماہ میں انتخاب کرائے اور اس میں جو بھی لوگ کامیاب ہوں وہ دستور بنائیں اور آگے حکومت چلے۔ اس راستے کے حامی ضیاء الحق بھی تھے اور تمام محبانِ اسلام بھی اور مجاہدین افغانستان کو مظلوم اور برحق ماننے والے بھی۔

مگر یہ راستہ غلبۂ اسلام (فنڈامنٹلزم) کا راستہ ہے۔ پس راستے کی طرف روس، امریکہ اور بھارت میں سے کوئی بھی تیار نہیں۔ کیونکہ تینوں کے مفاد مارے جاتے ہیں۔ پھر پاکستان بھی ان کے ہاتھ سے نکل جاتا ہے۔

واضح رہے کہ اس گڑبڑ کو کامیاب کرانے کے لیے حکومتِ پاکستان (اور قوم) کی مدد بڑی اہم ہے۔ لہٰذا روس اور بھارت کی تخریبی کارروائیوں کے ساتھ امریکہ کی سفارتی، جاسوسی اور دیگر سرگرمیاں زور شور

---

[1] بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ روس جو مختلف چالیں چل رہا ہے ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ شیعہ افغانوں کو جو ایران میں ہجرت کر گئے ہیں، وہ اُکساتا ہے کہ افغانستان کی اسلامی حکومت لازماً سُنّی ہوگی اس سے تمہیں آخر کیا ملے گا۔ تم اختلاف کرو۔ ابھی تک تو بظاہر روس کو کامیابی نہیں ہوتی۔ آگے خدا خیر کرے۔ اور اختلافات کی کچھ خبریں آ بھی رہی ہیں۔ اللہ رحم کرے!